



## سوال

(84) حج اور بیت اللہ کا طواف نیز تنگی عمری کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص حج کے لیے جائے اور وہ فارغ اوقات میں کعبہ کا طواف ہی کرتا رہے تو یہ عمل کرنا کیسا ہے؟ اور بعض لوگ میقات جا کر وہاں سے احرام باندھ کر اپنے لیے اپنے والدین یا عزیز رشتہ داروں کے لیے عمرہ کرتے ہیں۔ یہ عمل کیسا ہے؟

براہ مہربانی قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ (محمد فیاض دانا نوی بریڈ فورڈ انگریز)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"رَبَّنَا الطَّوْفَاتُ صَلَاةٌ، فَإِذَا طَفَّئْتُمْ، فَأَقْلُوا الْكَلَامَ"

"طواف تو نماز ہے لہذا جب تم (بیت اللہ کا) طواف کرو تو باتیں تھوڑی کیا کرو" (مسند احمد 3/414 ح 5423 و مسند صحیح)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: طواف میں باتیں تھوڑی کیا کرو۔ اور (اس حالت میں) تم تو نماز میں ہوتے ہو۔ (سنن نسائی: 2926 و مسند صحیح موقوف)

بیت اللہ کا طواف نماز کے حکم میں ہے اور یہ عبادت پوری دنیا میں صرف مکہ مکرمہ (بیت اللہ) میں ہوتی ہے لہذا حاجی یا معتمر (عمرہ کرنے والے) کو چاہیے کہ اپنے مناسک سے فارغ ہو کر اپنا زیادہ وقت بیت اللہ میں صرف کرے۔ اور داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد (دور کعتیں) پڑھنے کے بعد حتی الوسع طواف ہی کرتا رہے اور اگر تک جائے تو پڑھ کر قرآن مجید کی تلاوت یا ذکر و اذکار میں مصروف رہے۔

تنگی عمر سے جو مروجہ عمر کے لیے جاتے ہیں ان پر سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے لیکن اس استدلال میں نظر ہے اور بہتر یہی ہے کہ میقات سے عمرہ کیا جائے اور عائشہ کے علاوہ دوسرے لوگ تنگی عمر (مسجد عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے عمرہ نہ کریں۔

اہل مکہ کے صحیح العقیدہ علماء کی بھی تحقیق ہے۔ واللہ اعلم

درج بالا حدیث سے دو مزید مسئلے بھی ثابت ہیں۔

1۔ نماز میں کلام کرنا جائز نہیں :

2۔ حالت طواف میں ضروری کلام کرنا جائز ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ

جلد 3۔ متفرق مسائل۔ صفحہ 285

محدث فتویٰ